۱۸ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:16)

توبہ پر اِستقامت کا طریقہ

پتنگ بازی کا حکم اور اس کے نقصانات 01

توبہ پر استقامت کا وظیفہ 04

محفل میں کاناپھوسی کرنا کیسا؟ 08

بغیر دعوت کے محفل یا ولیمے میں شرکت کرنے کا حکم 12

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

توبہ پر اِستِقامَت کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۵صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پتنگ بازی کا حکم اور اِس کے نُقصانات

سُوال: پتنگ اُڑانے کا شوق بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں میں بھی پایا جاتا ہے اور یہ شوق بسا اوقات موت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پچھلے دِنوں (22 اکتوبر 2018ء کو) بابُ الْمدینہ (کراچی) میں ایک اسلامی بھائی پتنگ کی ڈور گردن میں پھرنے

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 27 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مُعْجمِ کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

سے زَخمی ہو گئے۔ آپ سے عرض ہے کہ پتنگ بازی کے متعلق کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیں، نیز یہ بھی اِرشاد فرما دیجیے کہ بچوں کو اِن کاموں سے روکنے کے لیے والدین کی کیا ذِمّہ داری بنتی ہے ؟

جواب: پتنگ بازی کا مَرض بھی ایک نشہ ہے۔ جب پتنگ اُڑاتے ہیں تو اس میں ایسے بَدمَسْت ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ ہوش ہی نہیں رہتا۔ اِسی طرح جب پتنگ کٹتی ہے تو اسے لوٹنے کے لیے نوجوان ایسے مَسْت ہو کر بھاگتے ہیں کہ بعض اوقات حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ پتنگ اُڑانا اور اس کی ڈور لوٹنا شَرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر لوٹی گئی ڈور سے کپڑا سِلا ہوا ہے تو اس کپڑے کو پہن کر نماز مکروہِ تَحْرِیمی ہو گی کیونکہ وہ لوٹنے والے کے حق میں حرام کی ڈور ہے۔ اصل میں یہ اس کی مِلک ہے جس کی پتنگ تھی لہٰذا اس کو لوٹنا جائز نہ تھا اور اگر لوٹ لیا تو اب اس کا اِسْتِعمال کرنا جائز نہیں تھا۔ (1)

مدینہ

(1) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کَنْ کَیَّا اُڑانا لَہو و لَعِب اور "لَہو" ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: "کُلُّ لَھْوِ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ اِلَّا ثَلَاثَۃٌ مسلمان کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔" ڈور لوٹنا نُہبٰی (لوٹ مار) اور نُہبٰی حرام ہے کہ حُضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔ لوٹی ہوئی ڈور کا مالِک اگر معلوم ہو تو فرض ہے کہ اسے دے دی جائے اور اگر نہ دی اور بغیر اس کی اِجازت کے اس سے کپڑا سِیا تو اس کپڑے کا پہننا حرام ہے، اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا پھیرنا واجِب ہے۔ (احکامِ شریعت، حصہ اول، ص ۳۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

بہرحال پتنگ ہرگز نہ اُڑائی جائے اور نہ ہی کٹی پتنگ لوٹنی چاہیے۔ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کو پتنگ نہ اُڑانے دیں بلکہ اس کام کے لیے انہیں پیسے بھی نہ دیں۔ اگر کسی اور ذَریعے سے پتنگ حاصِل کر کے اُڑاتے ہیں تو پتا چلنے پر ان کو نَرمی اور ضَرورت پڑنے پر گرمی سے سمجھائیں تاکہ وہ اس سے باز رہیں۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔(1)

کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟

سُوال: کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟

جواب: مَقُولہ ہے:"طَعَامُ الْمَیِّتِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ یعنی مَیِّت کا کھانا دِل مُردہ کر دیتا ہے۔" اِس سے مُراد یہ ہے کہ اِس بات کی خواہش رکھی جائے کہ کوئی مَرے اور اُس کا دَسواں، چالیسواں یا بَرسی آئے تاکہ مجھے کھانا ملے (یعنی جو لوگ مَیِّت کے کھانے کی تمنا میں مسلمانوں کی موت کے مُنتَظِر رہتے ہیں ان کا دِل مُردہ ہو جاتا ہے)۔ کسی کی موت پر کھانا ملنے کی خواہش کرنا اچھی بات نہیں۔(2)

---

1 ...... پتنگ بازی کے نُقصانات اور شَرعی اَحکامات کے مُتعلق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 24 صفحات پر مشتمل رِسالہ "بَسَنْت میلا" مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کر کے خود بھی مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں میں بھی تقسیم فرمائیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۶۷ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

توبہ پر اِسْتِقامَت کا طریقہ

سُوال: گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں پھر دوبارہ مبتلا ہو جاتا ہوں۔ بَرائے کرم گناہوں سے بچنے اور توبہ پر اِسْتِقامَت پانے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: سچی توبہ کرنے کے ساتھ پکا عہد کریں کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ توبہ کا جو طریقہ ہے اس کے مُطابق توبہ کریں مثلاً توبہ میں اُس گناہ کا تذکرہ ہو جس سے توبہ کرنی ہے، دِل میں نَدامَت و شرمندگی بھی ہو، افسوس کی کیفیت ہو کہ یہ میں نے کیا کر دیا ہے اور پھر توبہ میں Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ اب آئندہ یہ گناہ میں نے کرنا ہی نہیں ہے تب جا کر یہ سچی توبہ کہلائے گی۔ اگر توبہ کرتے وقت گناہ چھوڑنے کا اِرادہ مُتَزَلْزِل ہو کہ چلو گناہ سے بچنے کی کوشِش کر کے دیکھ لیتا ہوں، نہ بچ پایا تو دوبارہ سہ بارہ توبہ کر لوں گا تو یہ توبہ نہیں۔ لہٰذا توبہ کرنے کا Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ بس اب میں گناہ نہیں کروں گا اور پھر بچنے کی پوری کوشِش بھی کی جائے جب جا کر اس کا اَثر ظاہر ہو گا اور گناہوں سے بچنے میں کامیابی ملے گی۔ اگر پھر بھی گناہ سَرزد ہو گیا تو اِسی طریقے سے پھر توبہ کی جائے۔

توبہ پر اِسْتِقامَت کا وَظیفہ

توبہ پر اِسْتِقامَت پانے کے لیے وَظائِف بھی پڑھتے رہیں۔ روزانہ صبح (آدھی

www.dawateislami.net

رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) گیارہ مَرتبہ قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھ لیا کریں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے شیطان سے بچت رہے گی اور یوں گناہوں سے بھی حفاظت ہوگی۔[1]

کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟

سُوال: اگر گھر میں کسی فَرد کی بغیر کسی وجہ کے اچانک موت ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے گھر والوں میں کوئی گناہ گار ہے جس کی وجہ سے یہ ہو گیا ہے تو کیا ایسا کہنا دُرُست ہے؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: موت تو آنی ہی ہے، چاہے وہ اچانک آئے یا بندہ بستر پر ایڑیاں رَگڑ رَگڑ کر فوت ہو۔ بہر حال موت سب کو آ کر ہی رہے گی۔ (اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا:) ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ﴾ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۵) ترجمۂ کنز الایمان: "ہر جان کو موت چکھنی ہے۔" لہٰذا موت آنے میں گناہگار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی تَعَلُّق نہیں۔ اچانک موت آنے پر یہ کہنا کہ کسی گناہگار کے سبب ایسا ہوا تو یہ لوگوں کا اپنا خیال ہے۔ اچانک موت تو بسا اوقات اچھی بھی ہوتی ہے مثلاً اچانک دیوار گر گئی اور بندہ دَب کر فوت ہو گیا تو یہ شہادت کی موت ملی۔ یوں ہی کشتی اُلٹ جانے اور ڈوب کر فوت ہونے، زَلْزَلے میں لوگوں کا مَلْبے تلے دَب جانے، سیلاب آنے اور کئی اَفراد کو بہا کر لے جانے وغیرہ وغیرہ اَسباب کے ذَریعے اچانک

مدینہ

1 ...... شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۲۱ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَمْوات کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔[1] اصل یہ ہے کہ جب کسی کے سانسوں کی گنتی پوری ہو جائے تو اُسے موت آجاتی ہے۔ بس اللہ پاک ہمارا اِیمان سَلامَت رکھے اور ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے۔ ہم کمزور بندے سُوال کرتے ہیں کہ اللہ پاک ایمان و عافیت کے ساتھ ہمیں مدینۂ پاک میں زیرِ گنبدِ خَضرا شہادت کی موت نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے مَرنا ہے آقا گُنبدِ خضرا کے سائے میں
وطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارَسُوْلَ اللہ (وسائلِ بخشش)

قبر پر سَلام کرنے کا طریقہ

سُوال: قبر پر جائیں تو کِس طرح سَلام کریں؟

جواب: جب قبرستان میں جائیں تو کعبہ کی طرف پیٹھ کرکے قبر والوں کی طرف مُنہ کر

مدینہ

1..... رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچانک موت غضب کی پکڑ ہے۔ (ابوداود، کتاب الجنائز، باب موت الفجاۃ، ۳/ ۲۵۲، حدیث: ۳۱۱۰ دار احیاء التراث العربی بیروت) اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفسّر حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہارٹ فیل کی موت غضبِ ربّ کی علامت ہے کیونکہ اِس میں بندے کو توبہ، نیک عمل، اچھی وَصیت کا موقع نہیں ملتا مگر یہ کافر کے لیے ہے، مؤمن کے لیے یہ بھی نعمت ہے کیونکہ مؤمن کسی وقت رَبّ سے غافل رہتا ہی نہیں۔ دیکھو حضرتِ سلیمان و یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی وفات اچانک ہی ہوئی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اچانک موت مؤمن کے لیے راحت ہے اور کافر کے لیے پکڑ۔ (مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۴۶۲، حدیث: ۲۵۰۹۶ دار الفکر بیروت) کہ مؤمن اس موت میں بیماریوں کی مصیبت سے بچ جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۴۱ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

کے یوں سَلام کیا جائے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ! یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغْفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(1) اگر کسی نیک بندے کے مَزار پر جائیں تو انہیں سَلام کرنے کا طریقہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے یہ اِرشاد فرمایا کہ ان کے چہرے کی طرف سے آ کر سَلام کریں کیونکہ پیٹھ کی طرف سے سَلام کیا تو ان کو مُڑ کر دیکھنے کی زَحمت ہو گی لہٰذا قدموں کی طرف سے ہوتا ہوا چہرے کی طرف آئے اور چار ہاتھ یعنی کم و بیش دو میٹر دور کھڑا ہو کر عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یعنی اے میرے آقا! آپ پر سَلام ہو۔(2)

اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے

قبرستان والوں کو سَلام کرتے ہوئے یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ! کے اَلفاظ تو سب کہتے ہیں لیکن یَا رَسُوْلَ اللہ! یا غوث پاک! یا غریب نواز! بولنے پر شیطانی وَساوِس کا شکار ہو جاتے ہیں کہ لفظِ ”یا“ تو صِرف اللہ کے لیے بولنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب عام قبر والوں کو لفظِ ”یا“ کے ساتھ پکارنا جائز ہے تو پھر اللہ پاک کے مُقَرَّب بندوں کو کیوں نہیں پکارا جا سکتا؟ یہاں یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ قبرستان والے چونکہ قریب ہیں اِس لیے انہیں پکارا جا رہا ہے جبکہ اَنبیائے

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل اذا دخل المقابر، ۲/۳۲۹، حدیث: ۱۰۵۵ دار الفکر بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

کِرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام دُور ہوتے ہیں اِس لیے انہیں نہیں پکار سکتے کیونکہ قبرستان تو مِیلوں مِیل تک پھیلے ہوتے ہیں، جب کوئی بندہ ایک جگہ کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے یَا اَهْلَ الْقُبُوْر! کہتا ہے تو اللہ پاک مِیلوں مِیل دور، مَنوں مٹی تَلے دَفن قبر والوں تک اس کی آواز پہنچا دیتا ہے تو بالکل اِسی طرح وہی ربّ سینکڑوں ہزاروں مِیل دور تشریف فرما اَنبیائے کِرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کو بھی پکارنے والوں کی آواز پہنچا دیتا ہے لہٰذا وَساوِس میں آنے کے بجائے اللہ پاک کی قدرت پر یقین رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے اور نہ چاہے تو سامنے بیٹھا بندہ بھی بہرہ ہونے کے سبب آواز سُن نہیں پاتا۔[1]

محفل میں کانا پُھوسی کرنا کیسا؟

سُوال: بعض اَفراد محفل میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے کانا پُھوسی کرتے رہتے ہیں، اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: موقع کی مُناسبَت سے ہی کانا پُھوسی کے بارے میں کچھ کہا جا سکتا ہے مثلاً کسی محفل میں اگر تین اَفراد ہیں اور اُن میں سے دو کانا پُھوسی کریں تو اس سے تیسرے کو اِیذا پہنچ سکتی ہے اور اُس کے ذہن میں یہ آ سکتا ہے کہ شاید یہ

مـــــــــدینہ

1 ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 25 ”اَنبیا و اولیا کو پُکارنا کیسا؟“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

میرے بارے میں کچھ کہہ رہے ہیں اس لیے اس کی مُمانَعت ہے۔ نیز ایسے موقع پر کانا پُھوسی کرنے سے تیسرا شخص اِحْساسِ محرُومی کا بھی شکار ہو گا کہ یار جب دیکھو آپس میں کانا پُھوسی کرتے ہیں، میرے اوپر اِعْتماد نہیں کرتے اور مجھ سے باتیں چھپاتے ہیں۔[1] محفل کے آداب کے بھی یہ مُناسِب معلوم نہیں ہوتا کہ بندہ بار بار آپس میں کانا پُھوسیاں کرتا رہے۔ اِسی طرح اِشاروں میں گفتگو کرنا یہ بھی دُرُست نہیں ہے۔ بعض اَوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ محفل میں اپنی زبان میں گفتگو شروع کر دیتے ہیں اور پاس بیٹھے دوسرے لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہوتا جس کے باعِث انہیں تشْوِیش کا سامنا ہو سکتا ہے۔ لِہٰذا بہتر یہی ہے کہ جب کسی مجْلس یا محفل میں بیٹھیں تو اُسی زبان میں گفتگو کریں جسے سب سمجھتے ہوں اور بِلا ضَرورت کسی اور زبان میں گفتگو کرنے سے بچیں۔ ضَرورت بھی ایسی ہو کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو، نہ یہ کہ اپنی زبان

مدینہ

1 بِلا ضَرورت کسی کی موجودگی میں اس کی اِجازت کے بغیر خُفیہ مشورہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اِس طرح مشورہ کرنے سے تیسرے شخص کو اِیذا ہو گی اور یہ تشْوِیش میں مبتلا ہو گا کہ شاید یہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں یا مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں یا مجھے اِس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔ (الحدیقۃ الندیۃ، النوع الخامس والخمسون من الانواع الستین...الخ، ۲/۳۵۵ پشاور) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں یہاں تک کہ مجلس میں بہت سے لوگ نہ آ جائیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ اس تیسرے کو رَنج پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثۃ...الخ، ۴/۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

میں بات چیت کرنے کا موڈ ہوا تو اسے ضَرورت بنا لیا جائے۔ البتہ وہ لوگ جو تھوڑا بہت سمجھ لیتے ہیں اور مَفْہُوم تک پہنچ جاتے ہیں ان کے سامنے دوسری زبان میں بات کرنے سے ان کے تَشْوِیش میں پڑنے کے چانس کم ہوتے ہیں۔ بہر حال دوسروں کے دِلوں میں اُترنے، ان کے دِلوں میں محبت پیدا کرنے اور انہیں اپنے قریب لانے کے لیے ہم سب کو چاہیے کہ وہ اَنداز اِخْتِیار کریں جو بالکل صاف ہو اور کسی کے لیے بھی تکلیف، تَشْوِیش اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔

ایک صَوتی پیغام کی وَضاحت

سُوال: آپ نے دوسری زبان میں بات چیت کرنے سے مُتَعَلِّق اِصْلاح فرمائی تو آپ نے حج کے موقع پر اپنے شہزادے حاجی عبید رضا کو میمنی زبان میں ایک صَوتی پیغام بھیجا تھا اس کی وَضاحت فرما دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: پہلے جب ہم مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا سفر اِخْتِیار کرتے تھے تو عام طور پر صَحْرائے مدینہ میں مچھلی کھاتے تھے، اِس بار[1] جب میری 16 سال بعد مدینے شریف حاضِری ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ اَب وہ نِظام اور ہوٹل جہاں پہلے ایک مَخْصُوص اَنداز پر پکی ہوئی مچھلی ملتی تھی ختم ہو گئے ہیں اور اب نئے اَنداز پر

مدینہ

[1] شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سفرِ حج پر روانگی وطنِ عزیز پاکستان سے ۲۷ ذِیْقَعْدَۃُ الْحَرام ۱۴۳۹ھ مُطابق 10 اگست 2018ء کو ہوئی جبکہ واپسی ۱۷ ذُوالْحِجَّۃ الْحَرام ۱۴۳۹ھ مُطابق 29 اگست 2018ء کو ہوئی۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہوٹل بن گئے ہیں جہاں پہلے کی طرح مَخْصُوص اَنداز میں پکی ہوئی مچھلی نہیں ملتی۔ چونکہ یہ بتانے والے بہت تجربہ کار اسلامی بھائی تھے اس لیے میں نے کہا چلو کوئی بات نہیں مچھلی کے بغیر بھی زندہ رہنا ممکن ہے۔ جب (صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ میں) میرے بیٹے حاجی عبید رضا مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً حاضِر ہوئے تو انہوں نے میرے پاس وہی پہلے والے مَخْصُوص اَنداز پر پکی ہوئی مچھلی بھیجی تو میں نے تَعَجُّب کیا کہ شاید یہ اپنے گھر سے لائے ہوں گے کیونکہ مجھے تجربہ کار اسلامی بھائی بتا چکے تھے کہ اب مدینے شریف میں اس طرح کی مچھلی نہیں ملتی، مگر حاجی عبید رضا نے مجھے یہ پیغام دیا کہ ”مدینہ شریف کے قدیم راستے سے ہم گئے تھے تو وہاں ابھی تک وہی پُرانے اَنداز کے ہوٹل باقی ہیں جہاں اِس طرح کی مچھلیاں ملتی ہیں، ہم نے یہ مچھلی بدر شریف والے قدیم راستے میں موجود ایک ہوٹل سے خریدی تھی۔“ پتہ چلا کہ تجربہ کار بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ یوں حج کے موقع پر میں نے اپنے بیٹے حاجی عبید رضا کو مدینہ شریف کی مچھلی کھانے سے متعلق میمنی زبان میں صَوتی پیغام دیا تھا۔

بسا اوقات ہماری بھی محفل میں میمنی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے لیکن ہم سب کو اِحْتِیاط کرنی چاہیے، چونکہ اپنی زبان میں بات چیت کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لیے بعض اوقات اپنی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے۔ اگر میں اور حاجی عبید رضا محفل کے عِلاوہ آپس میں میمنی زبان میں بات چیت کریں تو

www.dawateislami.net

حَرَج نہیں مگر جب مجلس میں کریں گے تو دوسروں کو تَشْوِیش ہو سکتی ہے کہ یہ باپ بیٹے کیا باتیں کر رہے ہیں؟ بعض اوقات ایک دو لفظ دوسری زبان کے بولے جاتے ہیں جس سے دوسروں کو تَشْوِیش کم ہوتی ہے اور جو بولا جائے انہیں اس کا اَندازہ ہو جاتا ہے جیسے بچے کو بُلانے کے لیے ہاتھ سے اِشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ میمنی زبان میں کہا ”اِڈاں اَچ“ تو اب دوسری زبان والے بھی سمجھ جائیں گے کہ بچے کو بُلایا جا رہا ہے، اِس طرح کی باتیں Sign Language (یعنی اِشاروں میں کی جانے والی باتوں) میں شامل ہیں جن کا اُردو، پنجابی اور میمنی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

بغیر دعوت کے محفل یا ولیمے میں شرکت کرنے کا حکم

سُوال: بغیر دعوت کے کسی کی محفل یا ولیمے میں جانا اور کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: محفل اور ولیمہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ عام مَحافل ہوتی ہیں تو ان میں اِنتظار کیا جاتا ہے کہ لوگ آئیں اور ایسا لگتا ہے کہ کھانے کی تَرکیب بھی اس لیے کی جاتی ہو گی کہ اِس بہانے لوگ آ جائیں اور ہماری محفل کامیاب ہو جائے۔ ہمارے یہاں کامیابی کا Concept (یعنی تَصَوُّر) عوام زیادہ جمع کر لینے پر ہے حالانکہ حقیقت میں کامیابی عوام زیادہ جمع کر لینے پر نہیں بلکہ اِخْلاص پر ہے۔ اِجْتماع کی کامیابی کا پتا تو مَرنے کے بعد چلے گا کہ کامیاب ہوا تھا یا نہیں؟ اِخْلاص کے ساتھ اِجتماع کیا تھا یا لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے یا کسی اور

مقصد کے لیے کیا تھا؟ مَرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ ہمارے حق میں کیا فیصلہ ہوتا ہے؟ اگر معلوم ہے کہ یہ محفلِ عام ہے تو وہاں جانے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہی بات ولیمے کی تو یہ عام نہیں ہوتا، یوں ہی شادی کے کھانے اور گھروں میں کی جانے والی دَعوتیں بھی عام نہیں ہوتیں، اِن میں مَخْصُوص لوگوں کے لیے مَحْدُود کھانا پکایا جاتا ہے لہٰذا ایسی خاص دَعوتوں میں چاہے کھانا مَحْدُود ہو یا 100 دیگیں ہوں بغیر بُلائے جانا جائز نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی کی دَعوت میں بغیر بُلائے گیا تو وہ چور بَن کر گُھسا اور غارت گر بن کر نکلا۔[1] لہٰذا کسی کی دَعوت میں بِن بُلائے کھانے کے لیے پہنچ جانا گناہ ہے۔

بغیر بُلائے کسی کی خاص دعوت میں نہیں گُھسنا چاہیے مگر ایک تعداد ہے جو چلی جاتی ہے اور کھانا کھا کر دَعوت کرنے والے کی حَق تلفی کرتی ہے، بعض لوگ تو اِس مُعاملے میں ایسے ماسٹر اور ماہِر ہوتے ہیں کہ خوب ٹیپ ٹاپ کر کے اور مِسْٹر بن کر شادی ہالوں میں جاتے ہیں تا کہ کوئی ان کو روکے نہیں اور لڑکے والے سمجھیں کہ یہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو گا اور لڑکی والے سمجھیں کہ یہ لڑکے والوں کی طرف سے ہو گا اور یوں وہ حرام کھا کر واپس چلے آتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنَّم کی آگ پیٹ میں بھر کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو بے وقوف بنا دیا ہے مگر مَرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کتنا لوگوں کو بے وقوف بنایا

مدینہ

1 ...... ابوداود، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اجابۃ الدعوۃ، ۳/۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱

www.dawateislami.net

ہے! ایسے لوگوں کو اِس طرح کرنے سے توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ کرنی ہوگی۔ ایسوں کو اب معافی مانگتے ہوئے بھی شَرم آئے گی کہ یہ کس طرح کہیں ہم بغیر دَعوت کے گُھس گئے تھے مگر انہیں مُعافی مانگنی پڑے گی اور جتنا کھایا اس کی رَقم دَعوت کرنے والے کو دینی پڑے گی۔ ہاں! اگر وہ معاف کر دے تو یہ الگ بات ہے۔

گھریلو نیاز میں بھی بغیر دَعوت کے نہ جایا جائے

یاد رکھیے! اگر کسی نے نیاز کا کھانا بنایا مگر وہ گھریلو نیاز ہے عوامی نہیں ہے تو اس میں بھی اگر کوئی بغیر دَعوت کے جائے گا تو گنہگار ہوگا۔ ایسا نہیں کہ نیاز کے کھانے پر سب کا حَق ہو گیا بلکہ جس نے نیاز کی وہ اس کھانے کا مالِک ہے جسے چاہے کِھلائے اور جسے چاہے نہ کِھلائے۔ بعض اوقات لوگ اِس پر تَنقید بھی کرتے ہیں کہ نیاز کے کھانے سے منع کیوں کیا ہے؟ حالانکہ نیاز کرنے والے اِس سے منع کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اِس کھانے کے مالِک ہیں۔ اِسی طرح اگر کوئی حج سے واپس آیا اور اپنے ساتھ مدینے کی کھجوریں بھی لایا تو اب اگر کسی نے اُس سے کھجوریں مانگیں کہ مجھے کھجور کا پیکٹ دے دو اور اس نے نہیں دیا تو اسے منع کرنے کا حق ہے کیونکہ وہ اس کا مالِک ہے۔ اب کوئی یہ کہتا پھرے کہ اس نے مدینے کی کھجوریں دینے سے منع کر دیا ہے تو یہ اگر غیبت کی صورت بن گئی تو اِس طرح کہنے والا پھنس جائے گا۔

www.dawateislami.net

خاص محافل میں شِرکت کرنے کی اِسْتِثْنائی صورت

سُوال: بعض اوقات بہت زیادہ قریبی تعَلُّقات ہوتے ہیں اور یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ اپنے جانے سے دَعوت کرنے والوں کو اچھا لگے گا اور ہمیں دَعوت دینا ان کے ذہن سے نکل گیا ہو گا، جب ہمیں دیکھیں گے تو کہیں گے ہم آپ کو دعوت دینا بھول گئے تھے اچھا ہوا کہ آپ خود آ گئے۔ اِسی طرح بسا اوقات عقیدتوں اور محبتوں والا مُعاملہ ہوتا ہے اور یہ ذہن بنتا ہے کہ فُلاں کی دَعوت میں جائیں گے تو وہ خوش ہو جائے گا تو اِس طرح کی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: ایسی صورت میں بہت غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات یہ خوش فہمی ہوتی ہے کہ ہمارے جانے سے وہ خوش ہو جائے گا حالانکہ حقیقت میں وہ خوش نہیں ہوتا ہو گا لہٰذا عافیت نہ جانے میں ہی ہے۔ ہاں اگر بالکل ہی اپنائیت ہے اور واضح قَرائن ہیں کہ یہ مجھے دَعوت دینا بھول گیا ہے جیسا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی قریبی دوست کی شادی ہوتی ہے اور عام طور پر آنا جانا کھانا پینا ایک ساتھ ہوتا ہے تو اب معلوم ہے کہ وہ واقعی دَعوت دینا بھول گیا ہے تو اس کی شادی کی دَعوت میں شِرکت کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ ایسا میرے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ میری شادی کے بعد (سیِّد عبدُ القادِر ضیائی) باپو شریف رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے مجھے شادی کی دَعوت

www.dawateislami.net

نہیں دی تھی لیکن میں آیا تھا، باپو شریف تو میرے ساتھ ہوتے تھے اور میں واقعی اِن کو دَعوت دینا بھول گیا تھا اور اگر باپو شریف نہ آتے تو مجھے محسوس ہوتا کہ باپو نہیں آئے۔ اِس طرح بہت قریبی آدمی ہو تو بغیر بُلائے اُس کے یہاں جانے میں گنجائش رہتی ہے اور جانا مُفید بھی ہوتا ہے لیکن ایسی دَعوت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کرنے میں نفس کا عمل دَخل نہ ہو ورنہ یہ گُل کِھلائے گا، بھول کروائے گا اور گناہ میں پھنسوائے گا۔ یاد رکھیے! نفس کی راہ نمائی بڑی خطرناک ہوتی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مالدار کو اچھا لگانے کے لیے تو چلے جائیں اور غریب دَعوت دے تب بھی نہ جائیں۔

اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کی ترغیب

سُوال: اس ہفتے (۱۸ صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر 2018) مُطالعہ کرنے کے لیے رِسالہ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کا اِعلان ہوا ہے، اِس رِسالے میں عربی میں وَظائف، ان کے تَراجم اور فَضائل تحریر ہیں، ایک تعداد پڑھنے والوں اور والیوں کی ایسی بھی ہوتی ہے جو یہ وَظائِف دُرُست نہیں پڑھ سکتی اب ایسوں کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا صرف اُردو پڑھنے سے رِسالہ پڑھنا شمار کر لیا جائے گا یا ایسوں کے لیے آپ آڈیو سُننے کی تاکید فرماتے ہیں؟

جواب: جو دُرُست وَظائِف نہیں پڑھ سکتے انہیں آڈیو سُن لینی چاہیے۔ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ یہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے اُن اَوراد و وَظائِف کا مَجْمُوعہ ہے

www.dawateislami.net

جو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے شہزادے حُجَّۃُ الْاِسْلَام مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے ان اَوراد و وَظائِف کو جمع کیا ہے۔ اِس رِسالے کو پڑھنے کی ترغیب اِس لیے دِلائی گئی ہے تاکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اِن اَوراد و وَظائِف کا پتا چلے اور وہ اپنی اپنی سہولت کے مُطابق اس میں سے کچھ اَوراد و وَظائِف مُنْتَخَب کر لیں اور آئندہ اس میں سے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھتے رہیں۔ جو پڑھ نہیں سکتے وہ بولتا رِسالہ بھی سُن سکتے ہیں لیکن پڑھنے کا فائدہ اپنی جگہ پر ہے۔ عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی جائے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ اَلبتہ جو صحیح نہیں پڑھ سکتا وہ صِرف سُننے پر ہی اِکتفا کرے۔ (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس رِسالے کو پڑھنے والوں اور والیوں کو جو دُعا دی ہے وہ یہ ہے:) یااللہ! جو کوئی یہ رِسالہ اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ صفحہ 12 سے صفحہ 38 تک پڑھ یا سُن لے دونوں جہانوں کی بھلائیاں اس کا مُقَدَّر کر دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خزاں پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یارب (وسائلِ بخشش)

جنّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے

سُوال: کیا جنّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے؟

جواب: جنّت میں صِرف سَر، پلکوں اور بَھنووں کے بال ہوں گے، اِس کے عِلاوہ

www.dawateislami.net

جنّتیوں کے جِسم پر کہیں بھی بال نہیں ہوں گے۔[1]

تین دِن راہِ خُدا کیلئے اور 27 دِن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی یوں تَرغیب دِلائی جاتی ہے کہ تین دِن راہِ خُدا کے لیے رکھیں اور 27 دِن دُنیا کے لیے، حالانکہ اِنسان 27 دِن کَسْبِ حَلال کما کر گھر والوں کے اَخْراجات پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی رضا والے کام بھی کر رہا ہوتا ہے، جبکہ مَدَنی قافلے میں بھی تو ایسا نہیں ہے کہ کوئی تین دِن کسی قِسم کی کوئی شَرعی غَلَطی نہ کرے، اِس کے باوجود یہ کہنا کہ تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے، اِس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے یہ تَرغیب کے لیے کہا جاتا ہے اور اس کا یہ مَطْلب نہیں ہوتا کہ 27 دِن میں کیا جانے والا کوئی بھی کام اللہ کے لیے نہیں ہوتا یا 27 دِن تک آپ اپنی آخرت کو نُقصان پہنچانے والے کاموں میں لگے رہیں اور صِرف تین دِن آخرت کی بہتری کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کریں۔ ورنہ 27 دِن تو کیا اِنسان کا ایک سانس بھی اِس طرح نہیں گزرنا چاہیے جس سے اس کی آخرت کو نُقصان پہنچ رہا ہو۔

بہر حال یہ تَرغیب دِلانے کا ایک اَنداز ہے اور اِس کا مَطْلب یہ ہوتا ہے کہ 27

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۵۹، حصہ: ۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

دِن آپ اپنی نوکری اور کاروبار وغیرہ کرتے رہیں اور تین دِن اپنی اِن مَصروفیات کو چھوڑ کر راہِ خُدا میں سفر کریں۔حج و عمرہ کے لیے اِنسان جاتا ہے تو اُس وقت بھی وہ دُنیوی کام نہیں کر پاتا، دُنیوی کاموں کو چھوڑ کر ہی جاتا ہے۔اِسی طرح جو عاشقانِ اَولیا بغداد شریف، اجمیر شریف اور دِیگر مقامات پر مَزاراتِ اَولیا پر حاضِری دینے کے لیے جاتے ہیں وہ بھی دُنیوی کام کاج چھوڑ کر ہی جاتے ہیں لٰہذا تین دِن راہِ خُدا کے لیے اور 27 دِن دُنیا کے لیے کہنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

فجر کی نماز دِن کی نماز ہے

سُوال: فجر کی نماز کا شُمار دِن کی نماز میں ہوتا ہے یا رات کی نماز میں؟

جواب: فجر کی نماز کا شُمار دِن کی نماز میں ہوتا ہے۔[1]

مکروہِ تحرِیمی اور حَرام میں فرق

سُوال: مکروہِ تحرِیمی اور حَرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: مکروہِ تحرِیمی واجب کے مُقابِل ہوتا ہے، جبکہ حرام فرض کے مُقابِل ہوتا ہے۔

مدینہ

1 ...... جیسا کہ پارہ 12 سورۂ ہود کی آیت نمبر 114 میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور نماز قائم رکھو دِن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصّوں میں۔" اِس آیتِ کریمہ کے تحت صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دِن کے دو کناروں سے صبح و شام مُراد ہیں۔ زَوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخِل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصّوں کی نمازیں مَغرب و عشا ہیں۔

(خزائن العرفان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۱۴، ص۴۳۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

مکروہِ تحریمی اَفْعال بھی ناجائز و گناہ ہوتے ہیں۔ مزید تعریفات اور معلومات حاصِل کرنے کے لیے بہارِ شریعت جلد اوّل کے دوسرے حصے کا مُطالعہ کیجیے۔

قبر سے کیا مُراد ہے؟

سُوال: سُنا ہے اگر کسی کے اِنتقال پر قبر کھودی جائے تو وہ قبر اس مَیِّت کا اِنتظار کرتی ہے اور اگر اِنتقال پر قبر نہ کھودی جائے تو وہ مَیِّت قبر کا اِنتظار کرتی ہے کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اَلبتہ بعض رِوایات میں یہ موجود ہے کہ قبر روزانہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تو مجھے بھول گیا؟ یاد رکھ! تو عنقریب میرے اندر آئے گا، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں اندھیرے کا گھر ہوں، میں تنہائی اور وَحْشَت کا گھر ہوں۔[1] حدیث شریف کے مُطابق قبر روزانہ اِس طرح نِدا کرتی ہے حالانکہ اسے ابھی کھودا نہیں گیا ہوتا بلکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون کہاں دَفن کیا جائے گا۔ زمین میں دَفن ہونا نصیب ہو گا بھی یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی دَرندہ کھا جائے اگر ایسا ہوا تو اس کے لیے اسی دَرندے کا پیٹ ہی قبر قرار پائے گا اور منکر نکیر کے سُوالات بھی وہیں ہوں گے۔ اِسی طرح جو لوگ لمبے عرصے کے لیے بَحْری سفر پر جاتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا اِنتقال ہو جائے تو وہ لوگ وہیں اس کو غُسل اور کفن دینے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں

مـــــدینه

1 ...... معجم اوسط، باب المیم، ۶/ ۲۳۲، حدیث: ۸۶۱۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

پھر اسے کسی وزن دار چیز سے باندھ کر سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس کے جسم کو مچھلیاں اور سمندری جانور کھا جاتے ہوں۔ یہاں بھی بظاہر قبر نہیں ہوتی مگر سمندر ہی اس کی قبر بن جاتا ہے۔[1] لہٰذا یہ کہنا کہ قبر کھودی گئی ہے تو وہ مَیِّت کا اِنتظار کرتی ہے اور اگر نہیں کھودی گئی تو مَیِّت اُس کا اِنتظار کرتی ہے یہ بالکل دُرُست نہیں۔

مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں

سُوال: اگر معلوم ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو جو لوگ مَیِّت کو دَفنانے کے لیے اس راستے پر سے چل کر جاتے ہیں، کیا ان کا جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یقینی طور پر معلوم ہو کہ اِس جگہ قبروں کے نشانات مِٹا کر راستہ بنایا گیا ہے تو اس پر چلنا حرام ہے۔[2] بلکہ صِرف شُبہ ہے تب بھی اس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔[3] البتہ تین چار آدمی جو مَیِّت کو دَفن کریں گے صِرف انہیں ضَرورتاً جانے کی اِجازت ہے۔[4] ان کے عِلاوہ جو دِیگر لوگ مَیِّت کے ساتھ جُلُوس کی

مدینہ

1 ...... الحديقة الندية، الباب الثاني، ۱/۲۶۶ ماخوذاً

2 ...... ردالمحتار، كتاب الطهارة، مطلب القول مرجح على الفعل، ۱/۶۱۲ دار المعرفة بيروت

3 ...... درمختار، كتاب الصلاة، ۳/۱۸۳ دار المعرفة بيروت

4 ...... قبرستان میں مَیِّت کے لیے قبر کھودنے یا دَفن کرنے جانا چاہتے ہیں، بیچ میں قبریں حائل ہیں، اس حاجت کیلئے اِجازت ہے، پھر بھی جہاں تک بَن پڑے بچتے ہوئے جائیں اور ننگے پاؤں ہوں، ان اَموات (یعنی قبر والوں) کیلئے دُعا و اِستغفار (یعنی مَغفِرت کی دُعائیں) کرتے جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۴۴۷)

www.dawateislami.net

صورت میں ہوتے ہیں وہ اس راستے پر نہیں جا سکتے۔ اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو اور نہ ہی کسی قِسم کا شک و شُبہ ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو اب جانے میں حَرَج نہیں۔

کسی کام میں نیت کرنا کب مُفید ہوتا ہے؟

سُوال: نیک کام کرنے کے دَوران یا نیک کام کرنے کے بعد نیت کر سکتے ہیں۔ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: جب نیک کام مکمل کر لیا تو اب نیت کا محل ہی باقی نہ رہا لہٰذا اب نیت نہیں کر سکتے۔ ہاں! اگر کوئی نیک کام کر رہا ہے اور وہ ابھی ختم نہیں کیا تو دیکھا جائے گا کہ وہ کس قِسم کا کام ہے، کیونکہ بعض کاموں کو شروع کرنے کے بعد نیت کرنا دُرُست ہے بعض میں نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کھانا کھا رہا ہے جو ایک مُباح (یعنی جائز) کام ہے لیکن قیامت کے دِن اس کا حِساب ہو گا۔ اگر اس نے کھانا شروع کرنے سے پہلے نیت نہیں کی تو یاد آنے پر نیت کر سکتا ہے، جو کھا چکا وہ تو بغیر نیت کے ہی کھانا کہلائے گا مگر جو باقی بچا ہے اس میں نیت دُرُست ہو گی۔ وہ یہ نیت کر لے کہ میں عبادت پر قوت حاصِل کرنے کے لیے کھانا کھا رہا ہوں۔

وہ اَعمال جن میں عمل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنی ہوتی ہے مثلاً نماز، نماز شروع کرنے کے بعد نیت نہیں کی جا سکتی لہٰذا پہلے ہی نیت کرنی ہو گی۔ اِسی طرح زکوٰۃ کی اَدائیگی کا بھی مَسئلہ ہے کہ اگر کسی نے زکوٰۃ کی رَقم دیتے وقت

www.dawateislami.net

زکوٰۃ کی نیت نہیں کی مگر دینے کے بعد یاد آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کا محل اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ رَقم مُسْتَحِقِ زکوٰۃ کے ہاتھ میں رہے گی، اگر اس نے وہ رَقم ہلاک کر دی یعنی اس کو اِسْتِعمال کر لیا تو اب زکوۃ دینے والا زکوٰۃ کی نیت نہیں کر سکتا کہ محل فوت ہو گیا۔[1] مثلاً کسی مُسْتَحِقِ زکوٰۃ کو 1000 روپے دیئے، وہ یہ رَقم لے جانے لگا تو خیال آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کرنا دُرُست ہے کیونکہ اس نے ابھی تک وہ رَقم خرچ نہیں کی اور اگر وہ رَقم خرچ کر دیتا تو نیت کا محل باقی نہ رہنے کی وجہ سے نیت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

یوں ہی بعض روزوں میں پہلے سے نیت کرنا ضَروری ہوتا ہے مثلاً نذرِ غیرِ مُعَیَّن اور قضا روزوں کے لیے صبحِ صادق سے پہلے نیت کرنا ضَروری ہے۔[2] جبکہ بعض روزوں میں صبحِ صادق کے بعد بھی نیت کی جا سکتی ہے جیسے رَمَضان المبارک، نذرِ مُعَیَّن اور نفلی روزوں میں صبحِ صادق کے بعد نِصْفُ النَّہار شَرعی[3] یعنی سورج کے سر پر پہنچنے سے پہلے پہلے تک نیت کی جا سکتی ہے جبکہ صبحِ صادق

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۸۸۶، حصہ: ۵ ماخوذاً

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۷۱، حصہ: ۵ ماخوذاً

3 ...... طلوعِ صبحِ صادق سے غُروبِ آفتاب تک کے نصف کو نِصفُ النَّہار شَرعی کہتے ہیں، اِسی کا دوسرا نام ضحوۂ کبریٰ ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۸۵ شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

کے بعد سے اب تک جان بوجھ کر کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ [1]

(اِس موقع پر جانشینِ امیر اہلسنّت نے نذرِ مُعَیَّن اور نذرِ غیرِ مُعَیَّن کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ) نذرِ غیرِ مُعَیَّن کی مثال یہ ہے جیسے کسی نے مَنَّت مانی کہ میں رَجَبُ الْمُرَجَّب میں تین روزے رکھوں گا اور کوئی دِن مُعَیَّن نہیں کیا تو رَجب کے کوئی سے بھی تین دِنوں میں روزے رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضَروری ہے۔ اور اگر کسی نے دِن مُعَیَّن کر کے مَنَّت مانی جیسے کہا کہ میں 25، 26 اور 27 رَجبُ الْمُرَجَّب کے روزے رکھوں گا تو اس میں صبح صادق سے لیکر نِصفُ النَّہار شَرعی سے پہلے تک نیت کرنے کی گنجائش ہے اور دِن میں نیت کرتے وقت یہی نیت ہو کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں۔ [2]

پہلے تولو بعد میں بولو

عبدُ اللہ بِن مُعاوِیہ بن جعفر کہتے ہیں: (۱) اے انسان! کبھی کوئی بات مَت کر کیونکہ تو نہیں جانتا کہ کون سی بات تجھے عیب دار کر دے (۲) خاموشی کو مَضبوطی سے تھام لے کیونکہ خاموشی میں بڑی حکمت ہے اور اگر بولنا ہی ہو تو پہلے تول پھر بول (۳) جب لوگ ایسی بحث میں لگ جائیں جس سے تجھے کوئی سروکار (یعنی تعلُّق) نہ ہو تو کنارہ کر لے (یعنی وہاں سے ہٹ جا)۔ (حُسْنُ السَّمْتِ فِی الصَّمْتِ، ص۴۸، رقم: ۱۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مدینہ

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۹۶۷، حصہ: ۵ ماخوذاً
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۹۶۸، حصہ: ۵ ماخوذاً

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	گھریلو نیاز میں بھی بغیر دَعوت کے نہ جایا جائے	14
پتنگ بازی کا حکم اور اِس کے نُقصانات	1	خاص مَحافل میں شِرکت کرنے کی اِستثنائی صورت	15
کیا مَیِّت کا کھانا کھانے سے دِل مُردہ ہو جاتا ہے؟	3	اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ پڑھنے کی تَرغیب	16
توبہ پر اِستقامت کا طریقہ	4	جنَّت میں جِسم پر بال نہیں ہوں گے	17
توبہ پر اِستقامت کا وَظیفہ	4	تین دِن راہِ خُدا کیلئے اور 27 دِن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟	18
کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟	5	فجر کی نماز دِن کی نماز ہے	19
قبر پر سَلام کرنے کا طریقہ	6	مکروہِ تحریمی اور حَرام میں فرق	19
اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے	7	قبر سے کیا مُراد ہے؟	20
محفل میں کانا پُھوسی کرنا کیسا؟	8	مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں	21
ایک صوتی پیغام کی وَضاحت	10	کسی کام میں نیت کرنا کب مُفید ہوتا ہے؟	22
بغیر دعوت کے محفل یا ولیمے میں شِرکت کرنے کا حکم	12	❀❀❀	❀

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net